احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات | 16-اپریل 1998ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 16 اپریل 1998ء 18 ذی الحجہ 1418ھ 16 شہادت 1377ہش | جلد 48-83 نمبر 80

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

خوب جان لو کہ ان آفات سے جو قضاء و قدر کی طرف سے انسان کے ساتھ پیدا ہوتی ہیں۔ جب تک خدا تعالیٰ کی مدد ساتھ نہ ہو۔ ہرگز رہائی نہیں ہوتی۔ **نماز** جو کہ پانچ وقت ادا کی جاتی ہے اس میں بھی یہی اشارہ ہے کہ اگر وہ نفسانی جذبات اور خیالات سے اسے محفوظ نہ رکھے گا تب تک وہ سچی **نماز** ہرگز نہ ہوگی۔ **نماز** کے معنے ٹکریں مار لینے اور رسم اور عادت کے طور پر ادا کرنے کے ہرگز نہیں۔ **نماز** وہ شئے ہے جسے دل بھی محسوس کرے کہ روح پگھل کر خوفناک حالت میں آستانہ الوہیت پر گر پڑے۔ جہاں تک طاقت ہے وہاں تک رقت کے پیدا کرنے کی کوشش کرے اور تضرع سے مانگے کہ شوخی اور گناہ جو اندر نفس میں ہیں وہ دور ہوں۔ اسی قسم کی **نماز** بابرکت ہوتی ہے اور اگر وہ اس پر استقامت اختیار کرے گا تو دیکھے گا کہ رات کو یا دن کو ایک نور اس کے قلب پر گرا ہے اور نفس امارہ کی شوخی کم ہو گئی ہے۔ جیسے اژدہا میں ایک سم قاتل ہے۔ اسی طرح نفس امارہ میں بھی سم قاتل ہوتا ہے اور جس نے اسے پیدا کیا۔ اسی کے پاس اس کا علاج ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 96)

سایۂ رحمت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تعالیٰ قیامت کے دن فرمائے گا۔ کہاں ہیں وہ لوگ جو میرے جلال اور میری عظمت کے لئے ایک دوسرے سے محبت کرتے تھے آج جبکہ میرے سائے کے سوا کوئی سایہ نہیں میں انہیں اپنے سایۂ رحمت میں جگہ دوں گا۔

(مسلم)

ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا سے قطع تعلق کر لیا ہے

(حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب امام جماعت احمدیہ الاول)

تمام بنی نوع انسان سے جہاں تک ممکن ہو احسان کرو۔ خدا رب العالمین ہے۔ یہ بھی رحیم للعالمین ہو جاوے۔ پس یہ تقویٰ ہے۔

ایسے لوگوں کی طرح مت ہو جاؤ جن کی نسبت فرمایا کہ (-) جنہوں نے اس رحمت اور پاکی کے سرچشمہ قدوس خدا کو چھوڑ دیا اور اپنی شرارتوں۔ چالاکیوں۔ ناعاقبت اندیشیوں۔ غرض قسم قسم کی حیلہ سازیوں اور روباہ بازیوں سے کامیاب ہونا چاہتے ہیں۔ مشکلات انسان پر آتی ہیں۔ بہت سی ضرورتیں انسان کو لاحق ہیں۔ کھانے پینے کا محتاج ہوتا ہے دوست بھی ہوتے ہیں دشمن بھی ہوتے ہیں۔ مگر ان تمام حالتوں میں متقی کی یہ شان ہوتی ہے کہ وہ خیال اور لحاظ رکھتا ہے کہ خدا سے بگاڑ نہ ہو۔ دوست پر بھروسہ ہو۔ ممکن ہے وہ دوست مصیبت سے پیشتر دنیا سے اٹھ جاوے یا اور مشکلات میں پھنس کر اس قابل نہ رہے۔ حاکم پر بھروسہ ہو تو ممکن ہے کہ حاکم کی تبدیلی ہو جاوے اور وہ فائدہ اس سے نہ پہنچ سکے۔ اور ان احباب اور رشتہ داروں کو جن سے امید اور کامل بھروسہ ہو کہ وہ رنج اور تکلیف میں امداد دیں گے اللہ تعالیٰ اس ضرورت کے وقت ان کو اس قدر دور ڈال دے کہ وہ کام نہ آسکیں۔ پس ہر آن خدا سے تعلق نہ چھوڑنا چاہئے جو زندگی۔ موت۔ کسی حالت میں ہم سے جدا نہیں ہو سکتا۔

خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ تم ان لوگوں کی طرح نہ ہو جاؤ جنہوں نے خدا سے قطع تعلق کر لیا ہے۔ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم دکھوں سے محفوظ نہ رہ سکو گے اور سکھ نہ پاؤ گے بلکہ ہر طرف سے ذلت کی مار ہوگی اور ممکن ہے کہ وہ ذلت تم کو دوستوں ہی کی طرف سے آجاوے۔ ایسے لوگ جو خدا سے قطع تعلق کرتے ہیں وہ کون ہوتے ہیں؟۔ وہ فاسق۔ فاجر ہوتے ہیں۔ ان میں سچا اخلاص اور ایمان نہیں ہوتا۔ یہی نہیں کہ وہ ایمان کے کچے ہیں۔ نہیں ان میں شفقت علیٰ خلق اللہ بھی نہیں ہوتی۔

(از خطبہ 27۔ جنوری 1896ء)

> دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا
> معشوق ہے تو میرا عشق صفا یہی ہے
>
> (درثمین)

احمدیہ ٹیلی ویژن کے اہم تازہ پروگرام

جمعہ - 17 اپریل 1998ء

12-5 دوپہر۔ تقریر حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب
2-20 اردو کلاس
5-00 سہ پہر۔ خطبہ براہ راست
8-50 رات۔ خطبہ دوبارہ 98-4-17

ہفتہ 18۔ اپریل 98ء

6-20 صبح۔ خطبہ 98-4-17
2-10 دوپہر۔ طبی معاملات۔
3-00 سہ پہر۔ ڈاکومنٹری۔ ڈزنی لینڈ
6-55 شام۔ حضرت صاحب سے بچوں کی ملاقات۔

وقف جدید اور مقام ناصر

○ چالیس سال سے زائد عمر کے تمام احمدی حضرات، مجلس انصار اللہ کے رکن کی حیثیت سے' دوسری ذیلی تنظیموں؟ خدام' اطفال' ناصرات' کے لئے بطور نمونہ ہیں۔ لہذا ان پر لازم ہے کہ تمام انصار نہ صرف خود وقف جدید کے نظام سے عملاً وابستہ ہوں بلکہ اپنے اہل و عیال سب کو 'ایک دن کے بچہ کو بھی۔ اس عالمگیر نظام میں شامل کریں۔ اس ضمن میں زعماء کرام مجالس انصار اللہ' سب دوستوں کو یاد دہانی کرانے کے ساتھ کوشش کریں کہ ہر ناصر اپنی استعداد کے مطابق وقف جدید کی اس الٰہی تحریک میں شامل ہو۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ پاکستان ربوہ)

اندر کے صفحات پر

☆ عالم روحانی کے لعل و جواہر صفحہ 2
☆ مجلس عرفان صفحہ 3
☆ صحابہ کے اخلاص کے تذکرے صفحہ 4
☆ ٹورن کے کفن پر نئے تجربات صفحہ 5
☆ ایک باپ کی بھول صفحہ 5
☆ نیم۔ ایک جراثیم کش پودا صفحہ 6

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا دوست محمد شاہد- مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر

شفقتوں سے معمور ایک پُرکیف منظر

حضرت منشی اروڑے خاں صاحب کپورتھلوی کا بیان ہے کہ "ایک دفعہ حضرت صاحب نے گورداسپور جانا تھا.... جب مڑھی کے پاس پہنچے آپ نے ساتھ چلنے والوں کو فرمایا تم چلو واپس ہونے والوں کے ساتھ مصافحہ فرمایا صرف میں اور یکہ والے ساتھ رہے فرمایا اب یکہ میں سوار ہو جاؤ میں نے عرض کی.... مجھے اپنی لڑکی کو ملنے جانا تھا یہاں تو دیر ہو گئی اب وہاں جانا واپس آنا پھر آپ کے ساتھ شامل ہونا مشکل ہے۔ آپ نے فرمایا تم یکہ میں سوار ہو کر چلو اور فارغ ہو کر بٹالہ پہنچو میں پیدل آتا ہوں میں نے اصرار کیا بڑا اصرار کیا۔ آپ نے فرمایا الامر فوق الادب۔ میں یکہ پر سوار ہو کر چلا گیا چنانچہ لڑکی کو بٹالہ مل کر میں راستہ پر آیا سینکڑوں آدمی منتظر کھڑے تھے۔ بٹالہ کے راستہ کی طرف جب میں یکہ لے کر باہر آیا

کیا دیکھتا ہوں کہ خدا کے محبوب ہاتھ میں چھڑی لے کر تن تنہا پیدل چلے آ رہے ہیں۔"

(سیرت صفحہ 6، 7 مرتبہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری طبع اول دسمبر 1962ء)

ظلّ اور اصل کی ایک لطیف مثال

دعویٰ کے ابتدائی زمانہ کی بات ہے کہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری سے فرمایا:-

"ایک بادشاہ نے ایک نہایت اعلیٰ درجہ کے کاریگر سے کہا کہ تم اپنے ہنر اور کمال کا مجھے نمونہ دکھاؤ.... پھر اس بادشاہ نے ایک دوسرے اعلیٰ درجہ کے کاریگر سے کہا کہ تم بھی اپنے کمال کا اعلیٰ ترین نمونہ پیش کرو اور ان دونوں کے درمیان اس بادشاہ نے ایک حجاب حائل کر دیا۔ کاریگر نمبر اول نے ایک دیوار بنائی اور اس کو نقش و نگار سے اتنا آراستہ کیا کہ بس حد کر دی دوسرے کاریگر نے ایک دیوار بنائی مگر اس کے اوپر کوئی نقش و نگار نہیں کئے لیکن اس کو ایسا صاف کیا اور چمکایا کہ ایک مصفا شیشے سے بھی اپنے صیقل میں بڑھ گئی بادشاہ نے پہلے کاریگر سے کہا کہ اپنا نمونہ پیش کرو چنانچہ اس نے وہ نقش و نگار سے مزین دیوار پیش کی اور سب دیکھنے والے اسے دیکھ کر دنگ رہ گئے۔ پھر بادشاہ نے دوسرے کاریگر سے کہا کہ اب تم اپنے کمال کا نمونہ پیش کرو اس نے عرض کیا کہ یہ حجاب درمیان سے اٹھا دیا جاوے۔ چنانچہ بادشاہ نے اسے

اٹھوا دیا تو لوگوں نے دیکھا کہ بعینہٖ اسی قسم کی دیوار جو پہلے کاریگر نے تیار کی تھی دوسری طرف بھی کھڑی ہے

(سیرت حصہ اول صفحہ 291-292 از صاحبزادہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب طبع دوم قادیان 1935ء)

اس لطیف مثال کی روشنی میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے درج ذیل اشعار پر غور کیا جائے تو ذوق سلیم وجد کر اٹھتا ہے۔

دلبرا! مجھ کو قسم ہے تیری یکتائی کی
آپ کو تیری محبت میں بھلایا ہم نے
بخدا دل سے مرے مٹ گئے سب غیروں کے نقش
جب سے دل میں یہ ترا نقش جمایا ہم نے

بلندیٔ مدارج کا یقینی طریق

حضرت محمد فاضل صاحب ریٹائرڈ میونسپل انجینئر فیروز پور کی اہلیہ محترمہ زینب بی بی صاحبہ نے اپنی والدہ صاحبہ اور بھاوج امۃ العزیز بیگم صاحبہ کے ساتھ قادیان میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ سے بیعت کا شرف حاصل کیا۔ بیعت کے بعد آپ کی والدہ نے اپنے گاؤں بوتالہ میں لوگوں کی مخالفت احمدیت کے حالات سنائے۔ حضرت امام ہمام نے دریافت فرمایا کہ گاؤں والوں نے کس طرح آپ کو گاؤں سے نکالا۔ کس طرح آپ کے گھر کا پانی بند کیا اور کس طرح تنور سے آپ کی روٹیاں لگوانی بند کر دیں۔ بعد ازاں فرمایا:-

"جو سب تکلیفیں آپ اپنے گاؤں میں برداشت کرتے رہے ہیں۔ خدا کے فضل سے ان کو برداشت کرنے پر اللہ تعالیٰ آپ کو بڑا اجر دے گا.... کیونکہ آپ نے خدا تعالیٰ کی راہ میں ان تکلیفوں کی کوئی پروا نہیں کی اور آپ نے اس مخالفت کے دوران میں خدا کے فضل سے اپنے ایمانوں کو نہیں چھوڑا اس کے عوض میں **اللہ تعالیٰ آپ کے مدارج انشاء اللہ بلند کرے گا۔"**

(حالات و روایات صفحہ 8-10 از محترمہ زینب بی بی صاحبہ طبع اول دسمبر 1963ء ربوہ)

انسانی جسم کی مشین

ایک دفعہ قادیان میں دہلی کے ایک معمر دوست نے حضرت بانی سلسلہ کی بیعت کی جس کے بعد دعا ہوئی۔ مجلس میں سے کسی دوست نے ان کی نسبت درخواست دعا کی کہ وہ ایک نئی مشین ایجاد کرنے کی کوشش میں ہے خدا انہیں کامیابی عطا کرے۔ فرمایا

پہلے ان کی مشینری تو سنورنی چاہئے۔ جب یہ مشین درست ہو جائے تو اور ایجادیں بھی درست ہو سکتی ہیں۔"

(سیرت مؤلفہ حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری صفحہ 253 طبع اول دسمبر 1962ء ربوہ)

غزل

خوشی دم توڑ دیتی ہے ارادہ ٹوٹ جاتا ہے
دلِ حسرت زدہ ٹوٹے تو کیا کیا ٹوٹ جاتا ہے

برس پڑتی ہیں آنکھیں شدّتِ غمہائے دوراں سے
چڑھے سیلاب تو ہر بندِ دریا ٹوٹ جاتا ہے

لبِ دریا بنانا ریت کے گھر کارِ طفلاں ہے
جو لہریں موج پر آئیں گھروندا ٹوٹ جاتا ہے

بندھے رہتے ہیں باہم رشتۂ مہر و محبّت سے
بکھر جاتے ہیں دانے جب یہ دھاگا ٹوٹ جاتا ہے

خیالِ خاطرِ احباب بھی شرطِ اخوّت ہے
نہیں جُڑتا اگر اک بار شیشہ ٹوٹ جاتا ہے

دلِ عاشق بہت حساس ہے اے حسنِ بے پروا
ذرا سی ٹھیس سے یہ آبگینہ ٹوٹ جاتا ہے

کسی کی بے رخی سے اوس پڑ جاتی ہے جذبوں پر
محبّت کرنے والوں کا سہارا ٹوٹ جاتا ہے

بچایا دامنِ یوسف کی عصمت کو بصیرت نے
ہو بیداری تو پھر خوابِ زلیخا ٹوٹ جاتا ہے

بلندی کے لئے لازم ہے مضبوطی ارادوں کی
اگر ہوں سیڑھیاں کمزور، زینہ ٹوٹ جاتا ہے

نہیں برداشت ہوتی اس سے زد سنگِ جہالت کی
حماقت کے مقابل مردِ دانا ٹوٹ جاتا ہے

نہاں ہے طاقتوں کا اک خزانہ ذرّے ذرّے میں
نئی طاقت اُبھرتی ہے جو ذرّہ ٹوٹ جاتا ہے

سلیؔم آساں نہیں دل سے تمنّا کو مٹا دینا
کہاں کی زندگی جب یہ سہارا ٹوٹ جاتا ہے

سلیؔم شاہجہانپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی

مجلس عرفان

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی مجلس عرفان علم و معرفت کا ایک بہت بڑا ذریعہ ہے۔ قانونی پابندیوں کی وجہ سے اس میں کئی تبدیلیاں کرنی پڑتی ہیں۔ احباب کرام اصل کیسٹ ملاحظہ فرمائیں تو صحیح لطف حاصل کر سکتے ہیں۔

مجلس عرفان 27- ستمبر 1983ء

مرتبہ یوسف سلیم ملک صاحب

گذشتہ سے پیوستہ

عملی خرابیوں کا انسان خود ذمہ دار ہے

یورپ میں جب میں پڑھتا تھا تو ہماری یونیورسٹی میں مجھ سے ایک دفعہ یہی سوال ہوا۔ آپ نے جو نقشہ کھینچا ہے اس نے مسلمان ملکوں کا اس سے بھی دردناک نقشہ کھینچتے ہوئے کہا کہ مسلمان ممالک کیا ہیں بھکاری ہیں گندے ہیں چور ہیں ڈاکو ہیں اور کہا تم ایڈ Aid ہم سے لو روٹی ہم سے مانگ کر کھاؤ ہتھیار ہم سے مانگو اور پھر ہمارے ہی خلاف باتیں کرو۔ تھا تو وہ میرا دوست لیکن جب اسلام اور عیسائیت کا مقابلہ ہو رہا تھا وہ کٹر عیسائی بن گیا اور جوش میں آ گیا۔ اس نے دیکھا اسلام کی تعلیم کا عیسائیت پر اثر پڑ رہا ہے تو اس نے یہ کہنا شروع کیا کہ ہمارے ملک میں دیکھ لو سب چیزیں صاف ہیں تم کہتے ہو اسلام اچھا ہے تو کیا ہم نے گندا بننا ہے ہم نے فقیر بننا ہے ہم نے چور ڈاکو بننا ہے ہم اپنی جگہ عیسائی کے طور پر اچھے ہیں تو اس کا سوال آپ کے مضمون کی طرح بہت مؤثر تھا اس سے کوئی انکار نہیں لیکن جب تجزیہ ہوا تو لوگ فوراً تصویر کا دوسرا رخ دیکھنے لگے میں نے اس سے کہا کہ تمہارا سوال اپنے تاریخی سیاق و سباق میں درست ہے لیکن اس کے کچھ اور پہلو بھی ہیں ان پر غور کئے بغیر یہ مسئلہ حل نہیں ہو گا۔ میں نے کہا مسلمانوں پر بھی دو Phase آئے ہیں اور عیسائیوں پر بھی دو Phase آئے ہیں۔ ایک وقت تھا جب مسلمان قرآن کریم پر عمل کر رہا تھا اس کی تعلیم کو اپنایا ہوا تھا اس وقت اس کے اندر جو غلطیاں تھیں ان کا اسلام ذمہ دار تھا اور پھر ایک وقت آیا جب وہ اسلام ——— سے پیٹھ پھیر کر دوسری طرف چلا گیا اس وقت اس میں جو خرابیاں پیدا ہوئیں اس کا وہ خود ذمہ دار ہے نہ کہ اسلام۔ تو جن خوبیوں سے وہ محروم ہوا ہے ان میں بھی وہ خود ذمہ دار ہے۔

ایک اہم نکتہ اسی طرح عیسائیت کے بھی دو Phases ہیں۔ میں نے کہا تم الٹ مقابلہ کر رہے ہو واقعہ یہ ہے کہ جب لوگ عیسائیت پر سچے طور پر قائم تھے اور بڑے کٹر عیسائی تھے اس دور کو تمہارے مورخ Dark ages یعنی جہالت کا دور لکھتے ہیں۔ اور اس دور میں تم نے اتنے مظالم ڈھائے ہیں کہ انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ سارے عالم اسلام میں خلافت راشدہ سے لے کر آج تک کسی کو زندہ جلانے یا اذیت دے کر موت کے گھاٹ اتارنے کے جتنے واقعات ہوئے ہیں اس سے کئی گنا زیادہ ایک سال میں انگلستان میں ہوئے ہیں۔ یورپ کی ساری تاریخ ان دردناک واقعات سے بھری پڑی ہے۔ آپ اندازہ کریں کہ ایک ملکہ کے زمانے میں 5 ہزار عورتوں کو زندہ آگ میں جلایا گیا صرف اس الزام میں کہ یہ جادوگرنیاں ہیں۔ یہ ان کے جہالت کی حد تھی اور تھے وہ بڑے کٹر عیسائی۔ مسلمان جب کٹر تھے تو اس کو تمہارے سارے مورخین روشنی کا زمانہ کہتے ہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ یہ مسلمان اپنے روشنی کے زمانے میں اپنے عمل میں پکے تھے۔ سپین میں بھی روشنی پہنچا دی۔ جہاں جہاں بھی پہنچے روشنی لے کے پہنچے اور تہذیب ترقی کر گئی پھر وہ قرآن سے ہٹ گئے اور تم بائیبل سے ہٹ گئے۔ چنانچہ تمہارے ہاں بائیبل سے بغاوت کا دور آیا جس میں تمہارے سائنسدانوں نے بھی تمہارے ذہین آدمیوں نے بھی اپنے عقیدہ کے خلاف بغاوت کی اور اس بغاوت کے نتیجہ میں تم بہتر ہو گئے اور مسلمان اپنے عقیدہ سے بغاوت کے نتیجہ میں گندے ہو گئے پس آج کل کے مسلمانوں کی بیوقوفی کا بعض عیسائیوں کی عقل سے تو موازنہ ہو سکتا ہے۔ لیکن اسلام اور عیسائیت کا اس میں موازنہ مناسب نہیں ہے۔ تاریخ تو یہی ثابت کرے گی کہ جب تک اسلام پر عمل ہوا وہ بہتر رہے جب تک عیسائیت پر عمل ہوا وہ گندے تھے۔ میں اس عیسائیت کی بات کر رہا ہوں جو آج کل ہم تک پہنچی ہے حضرت عیسیٰ علیہ السلام والی عیسائیت کی میں بات نہیں کر رہا وہ لوگ اس وقت بھی بہتر تھے۔ لیکن وہ عیسائیت جسے لوگ اب سمجھ رہے ہیں اس پر انہوں نے جب تک عمل کیا تباہ و برباد ہوتے رہے۔

ایک صحیح اور منطقی تجزیہ اس لئے ایک تو یہ موازنہ اس طرح آپ کو کرنا چاہئے کہ جب کسی نظریئے کا مقابلہ نظریئے سے کریں تو on merit کریں اور یہ دیکھیں کہ مسلمان جو خراب ہے وہ کیوں خراب ہے۔ احمدی جو خراب ہے وہ کیوں خراب ہے آیا اپنے دین پر عمل کرنے کی وجہ سے خراب ہے یا دین سے ہٹنے کی وجہ سے۔ اگر دین سے ہٹنے کی وجہ سے خراب ہے تو غیر ذمہ دار ہے۔ چنانچہ اس سے بہتر موازنہ ایک جاپانی نے کیا میں اس کی مثال دیتا ہوں جس سے پھر آپ کو اپنا نقطہ نظر درست کرنے میں مدد ملے گی۔

ہمارے ایک جاپانی دوست تھے معاذ رسویا صاحب، اب وہ تانی کوچی کہلاتے ہیں وہ پہلے تبلیغی جماعت کے ذریعہ مسلمان ہوئے اور اس کے بعد وہ ایک دفعہ ربوہ بھی آئے میرے ساتھ ان کی دوستی ہو گئی وہ میرے گھر بھی ایک مہینہ ٹھہرے کافی تعلقات بڑھے میں نے ان کو بڑی دعوت الی اللہ کی بڑے دلائل دیئے لیکن وہ احمدی نہیں ہوتے تھے کہتے نہیں نہیں، میں کیوں ایک چھوٹے سے فرقہ میں شامل ہو کر خواہ مخواہ مصیبت میں پڑوں۔ بس میرے لئے اسلام ہی کافی ہے۔ خیر وہ ایکدفعہ واپس گیا اور چکر لگا کے دوبارہ واپس آ گیا تو اس نے مجھے کہا میں نے بیعت کرنی ہے۔ میں نے کہ تم نے یہ کیوں فیصلہ کیا تم تو میری دلیلوں سے قائل ہی نہیں ہوتے تھے۔ اس نے کہا میں نے خود اپنی دلیل بنائی ہے۔ ایک اصول بنایا ہے اور اس کو میں نے apply کیا ہے اور اب میں قائل ہو گیا ہوں۔ میں نے کہا مجھے بتاؤ وہ کیا اصول ہے۔ اس نے کہا میں نے سوچا کہ مذہب والے جو جس مذہب کے پیرو ہیں جتنا وہ مذہب کے قریب ہوں اگر وہ زیادہ شریف ہوں تو وہ مذہب سچا ہے جتنا مذہب سے دور ہوں اور بدمعاش ہوں اور گندے ہوں اتنا وہ مذہب گندا ہے اور اگر الٹ واقعہ ہو کہ جتنا مذہب کے کوئی قریب ہو اتنا گندا آدمی نکلے اور کم شریف۔ اور جتنا دور ہو اتنا شریف ہو تو وہ مذہب غلط ہے۔ یہ میں نے اصول بنایا ہے اس نے بڑا معقول طریقہ اختیار کیا۔ اس نے کہا میں نے پھر جائزہ لیا تو احمدیوں میں جو بارڈر لائن کے احمدی ہیں وہ سارے گندے ہیں۔ وہ ہیں ہی بارڈر لائن پر اس لئے کہ وہ اپنی برائیوں کو چھپاتے ہیں ان کو شرم آتی ہے بیچ میں جاتے ہوئے ان میں کئی قسم کے نقائص ہیں اور پھر وہ تعلق بھی توڑ لیتے ہیں۔ بعض مثالیں اس نے مجھے بتائیں وہ کافی دوستوں میں پھر کے واقف بن گیا۔ اس نے کہا اس کا الٹ میں نے یہ دیکھا

- - - - - - - - ان کا کردار ہی کوئی نہیں ان میں بڑی جہالت ہے ان میں شرافت ہے ہی نہیں۔ کہتا ہے میں ایک مدرسہ میں گیا وہاں جا کے میں نے یہ دیکھا اس نے کئی نام لئے ان سے مل کے آیا ہوں اور چند باتوں میں مجھے سمجھ آ گئی کہ وہ شریف لوگ نہیں ہیں ان میں ٹیڑھا پن ہے اور جو غیر احمدی نسبتاً دہریت کے قریب ہیں ان میں بڑے بڑے شریف آدمی میں نے دیکھے بظاہر ان کا ذاتی کردار گندا بھی ہے لیکن لوگوں سے برتاؤ اور حسن و احسان میں وہ بڑے شریف لوگ ہیں تو مجھے یقین ہو گیا کہ ان کے مذہب کا جو تصور ہے وہ غلط ہے کیونکہ جتنا مذہبی بنتے ہیں اتنے بے ہودہ ہوتے جاتے ہیں اور جتنا غیر مذہبی ہوں اتنے شریف ہوتے جاتے ہیں اور احمدیوں میں الٹ ہے کیونکہ یہاں میں نے مذہبی لوگوں کو زیادہ شریف پایا ہے اس لئے میں نے احمدیت کو قبول کر لیا ہے۔ وہ اب تک احمدی ہے اس کا بڑا intelligent تجزیہ تھا۔ یہ تجزیہ صحیح اور منطقی ہے کہ مذہب کو پہچاننا ہو تو ان لوگوں کو دیکھیں جو مذہبی ہیں لیکن جو مذہب چھوڑ کر گندے ہوتے ہیں وہ کس طرح ٹھیک ہو گئے۔

دہریت مکمل خود غرضی سے عبارت ہے اب رہا دہریت کا معاملہ تو دہریت کے باوجود جو لوگ نیک ہیں وہ بیوقوف ہیں کیونکہ ان کے پاس کوئی منطق ہے ہی نہیں۔ انہوں نے بعض نیکوں سے صرف نیکی کا تصور لے لیا ہے اور یہ اصل میں مذہبی تعلیم کی باقیات ہیں۔ امر واقعہ یہ ہے کہ دہریت مکمل طور پر خود غرضی کی تعلیم دیتی ہے۔ اگر کوئی حقیقی دہریہ ہے تو اس کو خود غرض ہونا چاہئے یہی ان کی زندگی ہے اس کے بعد ختم ہے، مقصد ہی کوئی نہیں۔ کیوں کسی کے لئے کچھ کرے وہ بڑا احمق اور بیوقوف آدمی ہے۔ دراصل قربانی اور ایثار۔ خدمت اور ہمدردی کا تصور مذہب کی پیداوار ہے۔ چنانچہ چوٹی کے کمیونسٹ مفکرین اس راز کو سمجھتے تھے۔ لینن نے اخلاقیات کے خلاف بڑے زبردست لیکچرز دیئے جو کتابی شکل میں بھی چھپے ہوئے ہیں۔ اس کی ایک imperio Critiscism کتاب ہے۔ وہ آپ پڑھ کے دیکھیں تو آپ کو سمجھ آئے گی کہ ایک دہریہ کو کیا ہونا چاہئے اور اس طریق پر جب آپ دیکھیں تو آپ کو ان کے اندر نیک لوگوں کے استثنا نظر آئیں گے جو اپنے کردار کے لحاظ سے مسکین طبع چپ چاپ ظلم سہنے والے لوگ ہیں اور وہ دہریہ ہونے کے باوجود اس کی Implication کو نہیں سمجھتے اور چونکہ انسانی فطرت میں اللہ تعالیٰ نے بھلائی رکھی ہوئی ہے اس کی وجہ سے وہ نیک ہیں۔ چنانچہ رسول کریم ﷺ نے اس راز کو حل فرمایا۔ آپ نے فرمایا کل مولود یولد علی الفطرۃ پھر فرمایا۔ کل مولود یولد علی الاسلام اسلام دین فطرت ہے اللہ تعالیٰ نے ہر بچے کو دین فطرت پر پیدا کیا ہے اگر بچے کے ماں باپ اسے بگاڑ نہ دیں تو وہ صحیح طور پر نشو و نما پائے گا۔ پس دہریت میں جو نیک لوگ ہیں وہ وہ لوگ ہیں جو کمیونسٹ فلاسفی سے متاثر نہیں ہوئے یا کمیونسٹ فلاسفی ان کو بگاڑ نہیں سکی۔ تو ان کے جو گنہگار ہیں وہ ہمارے نیک ہیں اور جو ہمارے جو گنہگار ہیں وہ ان کے بھی گنہگار ہیں۔

پس نکتہ یہ ہے کہ جو دہریہ نیک ہے وہ اپنے دائرہ تصور سے باہر نکل کر نیک ہوتا ہے ورنہ اس کی فلاسفی اس کو نیک نہیں بننے دے گی۔ چنانچہ لینن لکھتا ہے کہ اخلاقیات کا تصور ہی کوئی نہیں۔ جب کوئی خدا ہی نہیں تو اخلاقیات کا بھی کوئی سوال پیدا نہیں ہوتا اس لئے انسان دوسروں کے لئے قربانی کیوں کرے۔ وہ کہتا ہے کہ اخلاق یہ ہے کہ جو چیز تمہیں Suit کرے وہ اخلاق ہے اگر کسی کو قتل کر کے چار آنے کسی کو ملتے ہوں تو اس کی اخلاقیات یہی ہے کہ قتل کرے اور چار آنے لے لے۔ چنانچہ ہر کمیونسٹ اپنی مجموعی زندگی میں یہی فلاسفی رکھتا ہے۔ پس چند دہریوں کی شرافت کو آپ ایک طرف رکھ لیں اور دوسری دہریت نے جس تصور کو جنم دیا ہے اور نظریہ ایجاد کیا ہے اسے دیکھیں تو آپ کو پتہ لگے گا کہ وہ کتنا بھیانک ہے اس نے دنیا میں کتنی بڑی تباہی مچائی ہوئی ہے اور آج دنیا کے لئے کتنا بڑا خطرہ بن چکا ہے۔

جاری ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمود مجیب اصغر

صحابہ کرام کے اخلاص اور قربانیوں کے تذکرے

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ

صحابہ کرام کے اخلاص اور قربانیوں کے تذکرے چھڑیں تو سب سے پہلے نگاہیں حضرت ابوبکرؓ کی طرف اٹھتی ہیں آپ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کے بچپن کے دوستوں میں سے تھے عمر میں دو تین سال کا فرق تھا۔ آنحضرت ﷺ نے جب نبوت کا اعلان فرمایا تو آپ سب سے پہلے ایمان لے آئے نہ کوئی سوال پوچھا نہ کسی معجزے کا مطالبہ کیا اور نہ ہی کوئی ثبوت مانگا جونہی آپ کو خبر ہوئی آپ حاضر خدمت ہو گئے اور ایمان لے آئے آپ نے اپنا سارا مال حضورؐ کی راہ میں قربان کر دیا ساری عمر حضورؐ کا ساتھ دیا ہجرت میں بھی ساتھ تھے ساری جنگوں اور مہموں میں حضورؐ کے ہمراہ رہے ایک موقع پر گھر کا سارا اثاثہ حاضر کر دیا حضرت رسول کریمؐ کی زوجہ مطہرہ حضرت خدیجہؓ فوت ہوئیں تو اپنی بچی حضرت عائشہؓ کو حضورؐ کے نکاح میں دے دیا۔ آپ کی ساری زندگی آنحضرت ﷺ کے لئے وقف رہی آپ نے آنحضرت ﷺ کے پیغام توحید کو بڑے زور سے پھیلایا حضورؐ کی آخری بیماری کے دوران صحابہ کی عبادات میں امامت کروائی اور حضورؐ کے وصال کے بعد پہلے خلیفہ مقرر ہوئے۔

آپ نے اپنے سوا دو اڑھائی سال کی خلافت کے دوران کارہائے نمایاں سرانجام دیئے اور آنحضرت ﷺ کی نیابت اور جانشینی کا خوب حق ادا کیا۔ دین کے استحکام اور ترقی کی راہیں کھولدیں اور آنحضرت ﷺ کے مشن کو جاری رکھا آپ کی آخری آرام گاہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کے ساتھ بنائی گئی۔ آپ کی مبارک سوانح سے آپ کے خلوص اور قربانی کے چند واقعات کا انتخاب بہت مشکل امر ہے کیونکہ ساری زندگی ہی خلوص اور قربانی کے واقعات سے عبارت ہے۔

قبول اسلام کا واقعہ آپ کے ایمان لانے کا واقعہ اس ضمن میں ایک عظیم الشان واقعہ ہے جو حضرت امام الثانی کے الفاظ میں پیش ہے۔ "ابوبکرؓ آپ (ﷺ) کے بچپن کے دوست جو شہر سے باہر گئے ہوئے تھے جب شہر میں داخل ہوئے تو معاً ان کے کانوں میں یہ آوازیں پڑنی شروع ہوئیں تمہارا دوست پاگل ہو گیا ہے وہ کہتا ہے آسمان سے فرشتے اتر کر مجھ سے باتیں کرتے ہیں۔ ابوبکرؓ سیدھے آپؐ کے دروازے پر آئے اور دستک دی جب آپ نے دروازہ کھولا تو انہوں نے آپؐ سے حقیقت حال کے متعلق سوال کیا۔ رسول کریم ﷺ نے اپنے بچپن کے دوست کو ٹھوکر سے بچانے کے لئے کچھ تشریح کرنی چاہی ابوبکرؓ نے روکا اور کہا کہ مجھے صرف اتنا جواب دیجئے کہ کیا آپ نے یہ اعلان کیا ہے کہ خدا کے فرشتے آپؐ کے پاس آئے اور انہوں نے آپؐ سے باتیں کیں؟ آپ نے پھر تشریح کرنی چاہی مگر ابوبکر نے قسم دیکر کہا کہ صرف میرے سوال کا جواب دیجئے اور کچھ نہ کہئے۔ جب آپؐ نے اثبات میں جواب دیا تو ابوبکر نے کہا گواہ رہیئے میں آپؐ پر ایمان لاتا ہوں اور پھر کہا یا رسول اللہ! آپ تو دلائل دے کر میرے ایمان کو کمزور کرنے لگے تھے جس نے آپ کی زندگی کو دیکھا ہو کیا اسے آپ کی سچائی کے لئے کسی اور دلیل کی ضرورت ہو سکتی ہے؟"

(دیباچہ.... صفحہ 114)

لکھا ہے کہ حضرت ابن عباسؓ سے سوال کیا گیا کہ سب سے پہلے اسلام کس نے قبول کیا انہوں نے فرمایا حضرت ابوبکرؓ نے کہا کیا تم نے حضرت حسانؓ کے یہ اشعار نہیں سنے جس کا ایک مصرعہ یہ ہے۔ (کہ ابوبکر سب سے پہلے شخص ہیں جنہوں نے حضرت رسول اکرمؐ کی نبوت کی تصدیق کی)

دعوت الی اللہ کا جوش حضرت ابوبکرؓ کی طبیعت میں دعوت الی اللہ کا ایک خاص جوش تھا آپ چاہتے تھے کہ اسلام کے پیغام کو جلد از جلد لوگوں تک پہنچا دیا جائے سب سے پہلے آپ نے اپنے حلقہ احباب اور شریف النفس قریش کو پیغام پہنچایا اور بعض نہایت اہم شخصیتیں جن میں حضرت عثمانؓ، حضرت زبیرؓ، حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف، حضرت سعدؓ بن ابی وقاص اور حضرت طلحہؓ بن عبید اللہ شامل ہیں فوراً ایمان لا کر "السابقون الاولون" بنے۔ جلد ہی مکہ میں مخالفت کی رو چل پڑی۔ اپنے جوش تبلیغ میں حضرت ابوبکرؓ نے ایک بار خانہ کعبہ کے قریش کے ایک مجمع کو مخاطب کر کے آنحضرتؐ پر ایمان لانے کے سلسلہ میں ایک تقریر کی قریش نے مشتعل ہو کر آپ پر حملہ کر دیا اور بہت مارا پیٹا اور پیروں تلے روندا۔ ایک معاند عتبہ بن ربیعہ تسمہ دار جوتوں سے آپ کے چہرہ مبارک پر حملہ کرتا رہا حتیٰ کہ زخموں اور شدت سے خون بہنے سے آپ کے چہرہ اور ناک میں فرق کرنا مشکل ہو گیا آپ کے قبیلہ بنو تیم کے لوگوں نے آکر آپ کو چھڑایا اور زخمی حالت میں گھر لے گئے آپ بے ہوش ہو چکے تھے آپ کے والد اور قبیلہ کے دوسرے لوگ آپ کے گرد جمع تھے وہ آپ کو بلاتے تھے لیکن آپ جواب نہ دے سکتے تھے شام کے وقت آپ کو ذرا ہوش آیا تو آپ نے سب سے پہلے اپنے آقا محمدؐ رسول اللہ کی خیریت دریافت کی اس پر آپ کے رشتہ دار آپ کو ملامت کرنے لگے لیکن آپ بار بار یہی دریافت کرتے تھے اس پر یہ لوگ آپ کو اسی حالت میں چھوڑ کر چلے گئے آپ کی والدہ آپ کے پاس بیٹھی رہیں آپ نے پھر ہوش آتے ہی محمدؐ رسول اللہ کے بارے میں دریافت کی۔ آپ کی والدہ نے کہا کہ مجھے کچھ علم نہیں آپ نے انہیں ایک ابتدائی صحابیہ حضرت ام جمیلؓ کے پاس بھیجا وہ آپ کی والدہ کے ساتھ آئیں آپ کی حالت دیکھ کر ان کی چیخ نکل گئی حضرت ابوبکرؓ نے ان سے حضور ﷺ کا حال پوچھا انہوں نے بتایا حضورؐ بخیریت ہیں اور دار ارقم میں ہیں آپ نے حضورؐ کے پاس جانے کی خواہش کا اظہار کیا حضورؐ آپ کی حالت دیکھ کر رو پڑے اور دعا کی۔

غلاموں کی آزادی ان دنوں میں غلام جو ایمان لائے ان کو بطور خاص ظلموں کا نشانہ بنایا جاتا تھا وہ جو غلامی کی زندگی میں مالکوں کی اجازت کے بغیر پانی بھی نہیں پی سکتے تھے نہ شادی بیاہ کر سکتے تھے وہ جو چاہتے ان سے کام لیتے۔ ان کے ایمانوں کو خوب آزمایا گیا اور ان ظالموں نے ان مظلوموں پر دل کھول کر ظلم کئے ان کی داستانیں پڑھ کر انسان کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور آنکھوں سے آنسو بہنے لگتے ہیں حضرت ابوبکرؓ نے ایسے ہی کئی غلاموں کو خرید کر آزاد کروایا۔ اور ان ظلموں سے اس طرح نجات دلوائی چنانچہ حضرت بلالؓ جن کا مالک امیہ بن خلف انہیں تپتی ریت پر لٹا کر اور سینے پر پتھر رکھ کر توحید کے انکار کے لئے کہتا تھا اور وہ احد احد کہتے جاتے تھے اور پھر غصے میں پاگل ہو کر انہیں گلیوں میں شریر لڑکوں کے ذریعے گھسیٹتا تھا ان کی قیمت حضرت ابوبکرؓ نے ادا کی اور اپنے مال سے انہیں آزاد کرایا۔

ہجرت کے واقعات ہجرت کے وقت آنحضرت ﷺ نے اپنے ساتھ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا انتخاب فرمایا ہجرت کے وقت جب آپؐ گھر سے نکل کر آنحضرتؐ کے ساتھ غار ثور میں پناہ لینے جا رہے تھے تو آپ کی عجیب حالت تھی کبھی آپ آنحضرتؐ کے آگے چلتے کبھی پیچھے چلتے آپ کی کیفیت بڑی غیر معمولی تھی آنحضرتؐ نے پوچھا کیا بات ہے؟ یہ تم کبھی آگے اور کبھی پیچھے چلتے ہو؟ آپ نے عرض کیا مجھے تعاقب کرنے والوں کا خیال آتا ہے تو پیچھے چلنا شروع کر دیتا ہوں پھر خیال آتا ہے کہ راستے میں کوئی دشمن گھات لگا کر نہ بیٹھا ہو تو میں آگے آگے چلنا شروع کر دیتا ہوں۔

اس ساعت عسر میں آپ تین روز تک آنحضرتؐ کے ساتھ غار ثور میں رہے اور جب شریر کفار تلاش کرتے ہوئے اس غار تک پہنچ گئے تو آپ نے عرض کیا کہ اب تو یہ بالکل سر پر ہی آپہنچے ہیں اور اگر کسی نے ذرا نیچے نگاہ کی تو وہ دیکھ کر پکڑ لے گا اس وقت آنحضرتؐ نے وحی الٰہی کے ذریعہ تسلی دی کہ غم نہ کرو اللہ ہمارے ساتھ ہے اور اللہ کی شان کہ غار کے منہ پر مکڑی کا جالا دیکھ کر اور کبوتروں کے انڈے دیکھ کر کھوجی شرمندہ ہو کر واپس مڑ گئے جو ایک غیر معمولی معجزہ تھا۔

حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔ "حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کی نیکیوں اور آپ کے خاص فضائل میں سے یہ ہے کہ آپ کو رسول اللہ ﷺ کے مصائب میں شریک بنایا گیا اور آپ کو آغاز مصیبت میں ہی آپ کا دوست قرار دیا گیا تاکہ اللہ تعالیٰ کے محبوب رسول کریم ﷺ کے ساتھ آپ کا تخصص ثابت ہو" (سر الخلافہ)

اسی طرح ایک عربی شعر میں حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں۔ اور جب.... نبیؐ نے اسے رفاقت کے لئے بلایا تو وہ موت پر شوق کے ساتھ آگے بڑھا اس حال میں کہ وہ پیٹھ پھیرنے والا نہ تھا دین کی تنگی کے وقت اس نے اس کی مدد کی ذمہ داری لی اس نے تائید یافتہ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ غار ثور میں پہل کی" (القصائد الاحمدیہ 222)

مالی قربانیاں حضرت ابوبکرؓ مالی قربانیوں میں تمام صحابہ پر سبقت لے جاتے رہے اور غزوہ تبوک کے موقع پر گھر کا سارا اثاثہ پیش کر دیا۔ آپ نے اسلام قبول کرنے کے بعد چالیس ہزار دینار کی خطیر رقم جو آپ نے تجارت سے کمائی ہوئی تھی ساری کی ساری آنحضرتؐ کی خدمت میں دین کے مصارف کے لئے پیش کر دی اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تعریفاً فرمایا کہ آخرت میں وہ شخص دوزخ کی آگ سے محفوظ رہے گا جو اپنے نفس کو پاکیزہ بنانے کے لئے اپنا سب مال خدا کی راہ میں لٹا دیتا ہے حالانکہ اس پر کسی کا کوئی احسان نہ تھا جس کا اسے بدلہ اتارنا ہو گا۔ یہ انفاق فی سبیل اللہ آپ کا محض لوجہ اللہ تھا کسی کے احسان کا بدلہ اتارنے کے طور پر نہیں تھا۔ آنحضرتؐ خود فرماتے ہیں۔ "جس قدر ابوبکرؓ کے مال نے مجھے نفع پہنچایا اس قدر کسی اور کے مال نے مجھے نفع نہیں پہنچایا۔"

حضرت بانی جماعت احمدیہ اپنے منظوم کلام میں فرماتے ہیں۔ "اس نے دین کی نصرت کیلئے اپنے گھر کے سب اموال دے دیئے سوائے ناچیز اور معمولی اشیاء کے اس کا دل تو انبیاء کے دل کی طرح تھا اور اس کی ہمت شیر کی طرح خوب حملہ کرنے والی تھی۔" (القصائد الاحمدیہ)

اس میں کیا شک ہے کہ ابوبکرؓ صدیق تمام صحابہ میں بڑی شان اور بلند مرتبہ رکھتے ہیں اس لئے حضرت عمرؓ نے آنحضرتؐ کی وفات پر جبکہ انصار اور مہاجرین اپنی آرا کا اظہار کر رہے تھے فرمایا "اب اللہ تعالیٰ نے تمہارے امر خلافت کو ایسے شخص پر لا ڈالا ہے جو تم میں سب سے بہتر اور جو رسول اللہ ﷺ کے صحابی ہیں اور جس وقت یہ دونوں (رسول اللہؐ اور ابوبکرؓ) غار ثور میں تھے تو اس وقت کے ثانی اثنین (دو آدمیوں میں سے دوسرے نمبر کا آدمی) تھے اس لئے تم سب کھڑے ہو کر ابوبکر سے بیعت کرو" (ابن ہشام)

OOO

صد کوہ مصائب کی بھی پرواہ نہیں کرتا
وہ سر کہ اٹھا جس نے لیا بارِ محبت
رہتا نہیں پھر کوئی دل و عقل میں جھگڑا
ہو جاتے ہیں دونوں ہی گرفتارِ محبت
(درعدن)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

DAILY MAIL, LONDON, MARCH 30, 1998

مرسلہ مولانا عطاء المجیب راشد-لندن

Experts find DNA on the Shroud of Turin

Daily Mail, Monday, March 30, 1998

SCIENTISTS in the U.S. claim to have isolated DNA from the Shroud of Turin – the cloth many believe Jesus was wrapped in after the crucifixion.

A spokesman said: 'What we have discovered is human blood and it is male.' The tests were done on scraps from the cloth by a team at the University of Texas.

They say the Roman Catholic Church is refusing to give them more samples which could solve crucial questions about the man the blood came from and the age of the shroud. 'You could know the race and even what part of Israel they were from,' said researcher Leoncio Garza-Valdes. But Turin Cardinal Giovanni Saldari, the Pope's official custodian of the shroud, argues that such experiments are sacrilegious. He refuses to release any more samples and has even recalled some he gave to the university. Details of the tests are revealed by author Ian Wilson in his new book The Blood and the Shroud.

He says the Texas team, led by Dr Victor Tryon, director for Advanced DNA Technologies, has dramatic evidence that the cloth may indeed date from biblical times. In 1988, Italian scientists carried out carbon-dating tests which they said showed the shroud originated from the early 1300s. But Garza Valdes and his colleagues found that those tests were skewed because the samples were covered with bacteria and fungi which resulted in errors.

The researcher thinks that the placing of the blood traces clearly indicates Jesus's involvement. 'Not many people in the first century suffered all those lesions, the crucifixion wounds, the crown of thorns, the spear wound in the right side of the chest, the flagellations,' says Garza-Valdes.

Professor Stephen Mattingly, head of microbiology at the University of Texas, believes the Vatican is against further tests because it does not know how to deal with the results.'

ڈیلی میل لندن-30-مارچ 1998ء کا تراشہ

ٹورِن کے کفن پر نئے تجربات

ٹورن کا کفن اس کپڑے کو کہا جاتا ہے جس میں بہت سے لوگوں کے خیال کے مطابق حضرت عیسیٰ کو سولی سے اتارنے کے بعد لپیٹا گیا تھا۔ اب امریکہ کے سائنس دانوں نے یہ دعویٰ کیا ہے کہ انہوں نے اس کپڑے سے ڈی۔ این۔ اے کو علیحدہ کرلیا ہے۔

ان سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ ہم نے یہ بات معلوم کی ہے کہ یہ انسانی خون ہے اور وہ بھی ایک مرد کا۔ یونیورسٹی آف ٹیکساس کے سائنس دانوں نے یہ ٹیسٹ اس کپڑے کے ٹکڑوں پر کئے جو کہ اس کفن کا حصہ ہیں۔ ان سائنس دانوں کا کہنا ہے کہ رومن کیتھولک چرچ اس کپڑے کے مزید نمونے دینے کے لئے تیار نہیں ہے۔ لیکن اگر وہ ایسے نمونے دے دے تو ان سے اس آدمی کے متعلق جس کے خون کے یہ دھبے ہیں بہت سے اہم سوالات کا جواب مل سکتا ہے اور اس کے علاوہ اس کفن کی عمر کا بھی صحیح پتہ لگایا جا سکتا ہے۔ اس آدمی کی نسل کا بھی علم ہو سکتا ہے بلکہ اس سے آگے بڑھ کر یہ بھی کہ وہ اسرائیل کے کس حصے سے تعلق رکھتے تھے۔ یہ بات لونچیو گرازا ویلڈس جو کہ ایک محقق ہیں انہوں نے بتائی ہے۔

لیکن ٹورن کے کارڈینل جیووانی سلداری جو کہ پوپ کی طرف سے مقرر کردہ اس کفن کے متولی ہیں نے یہ دلیل دی ہے اس کفن کے متعلق اس قسم کے تجربات کرنا اس کی بے حرمتی کرنے کے مترادف ہے۔ اس لئے انہوں نے مزید نمونے دینے سے انکار کر دیا ہے۔ بلکہ ان نمونوں کی واپسی کا بھی مطالبہ کیا ہے جو پہلے اس یونیورسٹی کو دیئے گئے تھے۔ ان تجربات کی تفصیل آئن ولسن نے اپنی ایک نئی تصنیف (The Blood and the Shroud) میں بتائی ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ ٹیکساس ٹیم جس کے سربراہ ڈاکٹر وکٹر ٹرائن ہیں جو کہ ڈی این اے کی ایڈوانس ٹیکنالوجیز کے محکمہ کے ڈائریکٹر ہیں کے پاس ایسے ڈرامائی ثبوت موجود ہیں جن سے پتہ لگتا ہے کہ واقعی یہ کفن بائبل کے زمانہ کا ہے۔

1988ء میں اطالوی سائنس دانوں نے کاربن ٹیسٹ سے کسی چیز کی عمر معلوم کرنے والے طریقے سے تجربات کئے۔ اور انہوں نے کہا کہ ان ٹیسٹوں سے ظاہر ہے کہ یہ کفن شروع تیرھویں صدی سے تعلق رکھتا ہے۔ لیکن گرازا وابلڈس اور ان کے ساتھیوں نے معلوم کیا کہ یہ تجربات سچائی پر مبنی نہیں تھے۔ کیونکہ ان نمونوں پر بیکٹیریا اور فنجی پھیلے ہوئے تھے جن کی وجہ سے غلطیاں ہوئی تھیں۔

اس محقق کا خیال ہے کہ خون کے دھبوں کا مقام واضح طور پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نشان دہی کرتا ہے۔ گرازا ویلڈس کا کہنا ہے کہ پہلی صدی کے بہت کم لوگ ان تمام زخموں کے حامل ہو سکتے ہیں یعنی صلیب سے لگنے والے زخم، کانٹوں کا تاج، چھاتی کے دائیں طرف لگنے والا نیزے کا زخم، اور کوڑوں کے نشانات۔

پروفیسر سٹیفن میٹنگلی جو کہ یونیورسٹی آف ٹیکساس میں مائیکرو بیالوجی کے محکمہ کے سربراہ ہیں یقین رکھتے ہیں کہ ویٹی کان اس سلسلے میں مزید تجربات سے اس لئے گریز کر رہے ہیں کیونکہ انہیں یہ سمجھ نہیں آ رہی کہ ایسے ٹیسٹوں کے جو نتائج بر آمد ہوں گے ان سے وہ کس طرح عہدہ برا ہو سکیں گے۔

☆......☆......☆......☆

عالمی ادب سے

ایک باپ کی بھول

مندرجہ ذیل مضمون ایک انگریز مصنف ڈبلیو لونگسٹن لارینڈ کا ہے۔ جس کا اردو ترجمہ کمال احمد رضوی نے کیا ہے۔ مرسلہ بشارت احمد خان ربوہ

سنو میرے بچے! میں تم سے اس وقت مخاطب ہوں جبکہ تم سو رہے ہو۔ تم نے اپنا ننھا سا ہاتھ اپنے ایک رخسار کے نیچے رکھا ہوا ہے۔ اور تمہارے گھونگھریالے بال تمہاری نم آلود پیشانی پر پڑے ہیں۔ میں چپکے سے اکیلا تمہارے کمرے میں گھس آیا ہوں۔ چند منٹ پہلے میں لائبریری میں بیٹھا اخبار پڑھ رہا تھا کہ میرے دل میں اپنی ذات سے نفرت کی ایک تند لہر پیدا ہوئی۔ میرا گلا رندھ گیا۔ میں اپنے جرم پر شرمندگی کے احساس سے مغلوب ہو کر تمہارے بستر کے پاس چلا آیا ہوں۔

میرے پیارے بچے! یہ ہیں وہ باتیں جو میں سوچ رہا تھا۔ میں تم پر خفا ہوا۔ تم سکول جانے کے لئے لباس پہن رہے تھے کہ میں نے تمہیں ڈانٹا کہ تم نے اپنے چہرے کو اچھی طرح صاف نہیں کیا۔ تولیے کو یونہی ایک بار پھیر کر رکھ دیا ہے۔ اپنے جوتوں پر اچھی طرح پالش نہیں کیا۔ میں نے تمہیں ڈانٹ پلائی۔ تم سے اپنی چیزیں یونہی فرش پر گر گئیں تو میں نے تمہیں بُرا بھلا کہا۔

میں نے تم پر ناشتے کے وقت بھی نکتہ چینی کی۔ میں نے کہا تم چائے وغیرہ گرا دیتے ہو، روٹی کو چبائے بغیر نگل لیتے ہو۔ تم میز کے اوپر اپنی کہنیاں دھر لیتے ہو۔ تم ڈبل روٹی کے اوپر مکھن کی بہت موٹی تہہ چڑھاتے ہو۔ تم کھیلنے کے لئے چلے تو میں اپنی گاڑی کے لئے بھاگا تو تم میری طرف مڑے، اپنا ایک ہاتھ اٹھا کر لہرایا اور کہا۔ "خدا حافظ ابا جان" میں نے کڑھ کر جواب دیا "اپنے کندھے پیچھے کی طرف رکھو"

دوپہر کے بعد نکتہ چینی کا یہ دور پھر نئے سرے سے چلا۔ میں سڑک پر چلا آ رہا تھا کہ چھپ کر کیا دیکھتا ہوں کہ تم اپنے گھٹنوں کے بل گولیاں کھیل رہے ہو۔ تمہاری جرابیں کئی جگہ سے پھٹی ہوئی تھیں۔ میں تمہیں تمہارے ساتھی لڑکوں کے سامنے اپنے ساتھ آگے آگے لے کر چلا جس سے تمہاری تحقیر ہوئی۔ میں نے تم سے کہا یہ جرابیں بہت مہنگی ہیں اگر تمہیں خود خریدنا پڑے تو تمہیں ان کی زیادہ پرواہ ہو گی۔ یہ الفاظ ایک باپ کی زبان سے نکلے میرے بیٹے!

شائد تمہیں یاد ہو۔ اس کے بعد شام کو میں اپنے کتب خانے میں پڑھنے میں مصروف تھا کہ تم جھجکتے ہوئے میرے پاس آئے اور تمہاری نظریں صاف کہہ رہی تھیں کہ تمہارے جذبات کو سخت ٹھیس پہنچی ہے۔ میں نے اخبار کے اوپر سے تمہاری طرف جھانکا۔ تم نے میری نگاہوں سے اس مداخلت پر ناراضی ٹپکتی دیکھی تو دروازے پر ہی رک گئے۔ میں نے جھنجلا کر کہا "اب کیا چاہتے ہو۔"

تم نے اپنی زبان سے کچھ نہ کہا اور جذبات سے مجبور ہو کر سیدھے میری طرف بھاگتے ہوئے آئے اور آکر اپنے ننھے ننھے بازو میری گردن میں حمائل کر دیئے اور مجھے بوسہ دیا اس وقت تم نے مجھے اس جوش محبت سے بھینچا جو قدرت نے

باقی صفحہ (۱) پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

طب وصحت

نیم ایک جراثیم کُش پودا

فصلوں پر استعمال کی جانے والی زہریں دن بدن ماحول کو خراب کر رہی ہیں اور سبزیوں' چاروں وغیرہ میں شامل ہو کر انسانوں اور جانوروں کی صحت اور کارکردگی کو متاثر کر رہی ہیں۔ اس صورت حال سے نبٹنے کے لئے اب نیم کا درخت سائنس دانوں کی توجہ کا مرکز بن رہا ہے۔

نیم کی خصوصیات نیم کی جراثیم کش خصوصیات سے تو عرصہ دراز سے لوگ واقف تھے۔ نیم کی مسواک دانتوں کی حفاظت کے لئے ہمیشہ سے استعمال کی جاتی رہی ہے۔ کپڑوں' کتابوں' اور دیگر قیمتی چیزوں کو کیڑوں کی دست برد سے بچانے کے لئے نیم کے پتوں کا استعمال برصغیر ہندوپاک میں صدیوں سے رہا ہے۔ لیکن اب مغربی ممالک کے سائنس دانوں نے بھی اس طرف توجہ کی ہے اور نیم کے پھل (نمولی) کے تیل سے کیڑے مار دوائیں بنانی شروع کر دی ہیں۔ فصلوں پر سپرے کے علاوہ گھروں کے کیڑے مثلاً مچھر۔ مکھی۔ لال بیگ۔ جوئیں وغیرہ بھی اس کے استعمال سے ختم کئے جاسکتے ہیں۔ اور اس کے استعمال سے وہ خطرات لاحق نہیں ہوتے جو کہ عموماً کیمیائی زہروں سے ہوتے ہیں۔

اس کے علاوہ نیم سے بیکٹیریا۔ فنجس اور وائرس سے پیدا ہونے والی بیماریوں کا علاج بھی ممکن بتایا گیا ہے جبکہ ابھی تک وائرس والی بیماریوں کا علاج کیمیائی زہروں سے ممکن نہیں ہو سکا تھا۔ یورپ اور امریکہ میں نیم سے تیار کردہ کئی کیڑے مار دوائیں مارکیٹ میں آچکی ہیں۔ امریکہ کی ماحولیات کے تحفظ کی ذمہ دار ایجنسی نے بھی ان کی سبزیوں اور چاروں پر استعمال کی اجازت دے دی ہے۔ امریکہ میں صرف نیم کے متعلق ایک نیوز لیٹر باقاعدگی سے شائع کیا جاتا ہے

نیم سے متعلق پاکستان میں پیش رفت

پاکستان کی ریسرچ لیبارٹریوں نے بھی نیم سے دو دوائیں بنائی ہیں جن کو کپاس' دالوں اور سبزیوں پر کامیابی سے استعمال کیا گیا ہے۔ اس کے علاوہ نیم کے پتوں سے بھی ایسی ادویات بنائی گئی ہیں جو گھریلو اور فصلوں کے کیڑوں کو تلف کرنے میں استعمال کی جاسکتی ہیں۔

نیم چونکہ بنیادی طور پر برصغیر ہندوپاکستان کا پودا ہے اس لئے یہاں اس کی کاشت آسان ہے یہ ایک سخت جان پودا ہے جو کہ دامن کوہ کے علاقوں میں بھی اسی آسانی سے پنپتا ہے جس طرح کہ میدانی علاقوں میں۔ اور اس طرح جہاں فصلیں نہیں اگائی جاسکتیں اس کی کاشت کی جا سکتی ہے۔ اس درخت کے اوپر کا پھیلاؤ بہت زیادہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے وہ زیادہ مقدار میں (C O 2) کاربن ڈائی آکسائڈ جذب کرتا اور زیادہ مقدار میں (O 2) آکسیجن خارج کرتا ہے جس سے ماحول پر اچھا اثر پڑتا ہے اور کرہ ارض پر بڑھنے والی گرمی کو کم کرنے میں مدد ثابت ہوتا ہے۔

نیم سے تیار کردہ دواؤں کے فائدے

نیم سے تیار شدہ دواؤں کے دیرپا استعمال سے کیڑوں میں مدافعت پیدا ہونے کا کوئی خطرہ نہیں ہوتا جس طرح کہ کیمیکل دواؤں کی صورت میں پایا گیا ہے۔ اس کے علاوہ اس کا استعمال انسانی صحت اور جان کے لئے محفوظ ہے۔ جبکہ کیمیکل دواؤں یا زہروں سے یہ خطرہ ہروقت موجود رہتا ہے اور معمولی سی غلطی جان لیوا ثابت ہو سکتی ہے۔

نیم کے دیگر فائدے

کیڑے مار ادویات بنانے کے علاوہ نیم کے بعض دیگر خواص مندرجہ ذیل ہیں۔

1۔ نیم کی مسواک دانتوں اور مسوڑوں کی حفاظت کے لئے بہترین دوا ہے۔

2۔ نیم ایک بہترین قدرتی جراثیم کش ہے۔ اس لئے اس کو صابن بنانے میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ اور ایسے صابن امریکہ' یورپ کی مارکیٹ میں عام ملتے ہیں۔

3۔ نیم سے نکالے جانے والا تیل جلانے کے علاوہ موبل آئل کی طرح لبریکیشن کے لئے بھی استعمال کیا جاسکتا ہے۔

4۔ تیل نکالنے کے بعد جو اس کی کھلی باقی رہ جاتی ہے اسے زمین میں بطور کھاد استعمال کیا جا سکتا ہے جس سے زمین میں پیدا ہونے والے مضر کیڑے کنٹرول میں رہتے ہیں۔

5۔ نیم کے پسے ہوئے پتے خارش کے لئے مفید ہوتے ہیں اس کی چھال بہت سی جلدی بیماریوں' جن میں اگزیما بھی شامل ہے' کے لئے موثر ہوتی ہے۔

6۔ نیم سے تیار کردہ دوا ریح کے دردوں میں مالش کے لئے مفید پائی گئی ہے۔ ملیریا کی دوا کے طور پر بھی نیم کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔ نیم کا پھل قبض کو دور کرنے کا ایک اچھا نسخہ ہے۔

لہسن کو چھیلنا

1۔ لہسن کو چھیلنے سے پہلے اگر ایک دو گھنٹے پانی میں بھگو دیا جائے تو چھیلنے میں آسانی رہتی ہے۔

2۔ لہسن کو چھیلنے سے پہلے اگر نمک اور سرسوں کا تیل اچھی طرح مل لیا جائے تو لہسن کو آسانی سے چھیلا جاسکتا ہے۔

بقیہ صفحہ 5

تمہارے دل میں پیدا کیا ہے۔ اور جسے میری بے توجہی بھی کم نہ کر سکی۔ اس کے بعد تم چلے گئے اور سیڑھیوں پر زور زور سے پاؤں پٹختے ہوئے اوپر چڑھ گئے۔

میرے بچے! تمہارے جانے کے بعد میرا اخبار میرے ہاتھ سے چھوٹ کر گر گیا اور مجھ پر ایک عجیب احساس ندامت طاری ہو گیا۔ میں عادت سے مجبور ہو کر کیا کرتا رہا ہوں؟ تم ایک ننھے سے بچے ہو میں تمہاری دل جوئی کے بدلے تم پر نکتہ چینی کرتا رہا اور تمہیں ڈانٹتا ڈپٹتا رہا۔ اس کا یہ مطلب نہیں کہ مجھے تم سے محبت نہیں۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ میں تمہاری عمر کے مقابلے میں تم سے بہت زیادہ توقعات رکھتا تھا۔ میں تمہیں تمہاری عمر کی بجائے اپنی عمر کے گز سے ناپ رہا تھا۔

تمہاری سیرت میں بہت سی اچھی' عمدہ اور بہترین خوبیاں ہیں تمہارا ننھا سا دل اتنا فراخ تھا جتنی پہاڑیوں پر پھیلی ہوئی صبح' اس کا اظہار تم نے اس وقت کیا جب تم چپکے سے بھاگتے ہوئے میری طرف آئے اور مجھ سے لپٹ کر' بوسہ دے کر خاموشی سے خدا حافظ کہہ کر واپس چلے گئے۔ آج کی رات مجھے اور کسی چیز کی پرواہ نہیں ہے۔ میرے بچے میں اندھیرے میں تمہارے بستر کے پاس آیا ہوں۔ احساس شرمندگی سے مغلوب ہو کر تم پر جھکا ہوا ہوں۔

یہ ایک ادنیٰ سا راضی نامہ ہے۔ مجھے معلوم تھا کہ میں یہ باتیں جاگتے میں تم سے کہتا تو تم سمجھ نہ پاتے لیکن میں کل سے تمہارا صحیح معنوں میں "ابا" بنوں گا۔ تمہاری خوشی میری خوشی ہوگی۔ تم بیمار ہوگے تو درد میرے دل میں ہو گا تم ہنسو گے تو میرا دل بھی کھل اٹھا کرے گا جب میری زبان پر غصیلے الفاظ آئیں گے تو میں انہیں دانتوں سے کاٹ لیا کروں گا۔ میں ان حروف کا وظیفہ پڑھتا رہوں گا۔

"یہ تو ابھی بچہ ہے۔ ایک ننھا سا بچہ"

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے مکمل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز- ربوہ

مسل نمبر 31553 میں ظفراللہ خان ولد نذیر احمد قوم بندیشہ جٹ پیشہ طالب علمی عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر R-185/7 ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-11-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے اس وقت مجھے مبلغ۔/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ظفراللہ خان چک نمبر R-185/7 P/O کچی والا ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر1 نعیم احمد اقبال مربی سلسلہ چک نمبر R-166/7 ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر2 نذیر احمد والد موصی۔

مسل نمبر 31554 میں آسیہ پروین بنت محمد ابراہیم قوم بھٹی پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محلہ گڑھی اعوان حافظ آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-9-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ آسیہ پروین مکان نمبر 140 گلی نمبر 9 محلہ گڑھی اعوان حافظ آباد گواہ شد نمبر1 شریف احمد پیر کوٹی وصیت نمبر 19631 گواہ شد نمبر2 عبدالعزیز وصیت نمبر 22659۔

مسل نمبر 31555 میں عبدالمنان ولد چوہدری رحمت اللہ قوم جٹ پیشہ ملازمت عمر 33 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 38 جنوبی ضلع سرگودھا حال میانوالی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 97-10-17 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3900 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالمنان F-19 گلی کلوریاں میانوالی شہر گواہ شد نمبر1 محمد یوسف بٹ مربی سلسلہ میانوالی گواہ شد نمبر2 بشیر احمد سنوری ناظم انصار اللہ ضلع میانوالی۔

تجھے واسطہ تیرے پیاروں کا پیارے
مرا ماجرا بھی ذرا آج سن لے

نہ چھوڑوں گا دامن ترا مرے پیارے
نہ جب تک تو میری ندا آج سن لے

(نغمات صدیق)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

ولادت

○ مکرم ناصر احمد گورایہ صاحب مربی سلسلہ ٹوبہ ٹیک سنگھ کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 98-3-3 کو بیٹی سے نوازا ہے۔ جس کا نام طلعت ناصر تجویز کیا گیا ہے۔ نومولودہ مکرم محمد حسین حیدر گورایہ صاحب آف چک نمبر 38 جنوبی سرگودھا کی پوتی اور مکرم نصیر احمد طارق صاحب اکاؤنٹنٹ اصلاح وارشاد کی نواسی ہے۔ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو باعمر سعادت مند اور خادمہ دین بنائے۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم میاں عبدالرشید صاحب فاروقی سابق زعیم انصار اللہ وحدت کالونی لاہور 29 مارچ 1998ء کی شب وفات پا گئے ہیں۔ موصوف موصی تھے۔ ان کا جسد خاکی ربوہ لایا گیا اور بعد مغرب بیت مبارک میں مکرم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے جنازہ پڑھایا۔ اور بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔

موصوف مکرم عبدالباسط طارق صاحب مربی سلسلہ جرمنی اور عبدالحفیظ خالد قائد خدام الاحمدیہ وحدت کالونی لاہور کے والد اور مکرم منور علی شاہد ناظم تحریک جدید ضلع لاہور کے سسر تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ موصوف کے درجات بلند فرمائے۔ اور تمام بچوں کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

تبدیلی نام

○ (1) میں نے اپنے بیٹے کا نام مسعود احمد چوہدری سے تبدیل کر کے مسعود احمد سبیا رکھ لیا ہے آئندہ سے مسعود احمد سبیا لکھا اور پکارا جائے۔

چوہدری بشیر احمد صاحب
والد مسعود احمد سبیا 79/R.B شیخوپورہ

(2) میں نے اپنی بیٹی کا نام طلعت چوہدری سے تبدیل کر کے طلعت سبیا رکھ لیا ہے۔ آئندہ سے اسے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

چوہدری بشیر احمد صاحب
والد طلعت سبیا 117/R.B تحصیل صفدر آباد ضلع شیخوپورہ

اعلان سکالرشپ

○ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (UGC) کو سیشن 99-1997 کے لئے B.Sc اور M.Sc کی سطح پر پریذیڈینٹ ٹیلنٹ فارمنگ وظائف کے اجراء کے لئے اہل امیدواران سے درخواستیں مطلوب ہیں۔

مضامین= کیمسٹری- فزکس- زوالوجی- مائیکروبیالوجی- بایو کیمسٹری- میتھ- اکنامکس- کمپیوٹر سائنس' انتخاب بذریعہ رجحان ٹیسٹ ہوگا۔ یہ ٹیسٹ اسلام آباد- لاہور- فیصل آباد- ملتان- کوئٹہ- حیدر آباد- پشاور- کراچی میں ہوگا M.Sc کے طلبہ کا ٹیسٹ B.Sc کے نصاب پر مبنی ہوگا۔ اور B.Sc کے طلبہ کا ٹیسٹ انٹرمیڈیٹ کے نصاب پر مبنی ہوگا۔ تاہم M.Sc کے طلبہ کا ٹیسٹ صرف اس مضمون میں لیا جائیگا جو انہوں نا M.Sc کی سطح پر لیا ہو۔ کمپیوٹر سائنس- شماریات- بایو کیمسٹری اور مائیکروبیالوجی کے مضامین کا مطالعہ کرنے کے خواہش مند طلبہ کا امتحان بالترتیب میتھ- باٹنی- بیالوجی کے موجودہ نصاب سے لیا جائے گا۔

مجوزہ فارم ڈگری کالجوں۔ تمام یونیورسٹیوں یا مختلف شہروں میں واقع UGC کے دفاتر سے بلامعاوضہ حاصل کئے جا سکتے ہیں۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 30 اپریل 98ء ہے۔

(نظارت تعلیم)

متوجہ ہوں

صدر انجمن احمدیہ کے یہ احباب خواہ وہ ریٹائر ہو چکے ہیں یا کسی وجہ سے ملازمت چھوڑ چکے ہیں۔ دفتر پراویڈنٹ فنڈ صدر انجمن احمدیہ سے فوری رابطہ فرماویں۔ ان کی کچھ رقم قابل ادا ہے۔

(افسر پراویڈنٹ فنڈ)

☆ عمران احمد صاحب دفتر P.s ☆ محمد ادریس صاحب ماشکی۔ ☆ بشارت احمد صاحب ابن مبارک احمد ☆ مجیب الرحمان صاحب۔ ☆ عبدالعزیز صاحب ڈرائیور۔ ☆ شیخ سلیم الدین صاحب۔ ☆ عبدالباسط صاحب۔ ☆ محمد لقمان خان صاحب۔ ☆ محمد اشرف صاحب حفاظت خاص۔ ☆ عبدالعلی صاحب حفاظت خاص۔ ☆ نصیر احمد صاحب ہمایوں حفاظت خاص۔ ☆ محمد ایوب صاحب حفاظت خاص۔ ☆ عبدالحی طاہر صاحب حفاظت خاص۔ ☆ نعمت اللہ صاحب حفاظت خاص۔ ☆ مجید احمد صاحب حفاظت خاص۔ ☆ نذیر احمد صاحب ابن غلام حیدر صاحب حفاظت خاص۔ ☆ نسیم احمد صاحب حفاظت خاص۔ ☆ حافظ جمیل صاحب حفاظت خاص۔ ☆ انس احمد صاحب حفاظت۔ ☆ بشیر احمد صاحب حفاظت خاص۔ ☆ حکیم احمد صاحب حفاظت خاص۔ ☆ نذیر احمد صاحب حفاظت خاص۔ ☆ حفیظ احمد صاحب حفاظت خاص۔ ☆ ظفر احمد صاحب حفاظت خاص۔ ☆ احسن خان صاحب حفاظت خاص۔ ☆ محمد اسماعیل صاحب حفاظت خاص۔ ☆ فدا حسین صاحب حفاظت خاص۔ ☆ رشید احمد صاحب حفاظت خاص۔ ☆ فضل کریم صاحب حفاظت خاص۔ ☆ محمود احمد خان صاحب حفاظت خاص ☆ ظفر اللہ صاحب مددگار دارالقضاء۔ ☆ عبدالکریم صاحب دارالقضاء۔ ☆ صداقت احمد صاحب مشیر قانونی۔ ☆ راجہ شاہد احمد صاحب دیوان۔ ☆ عبدالقادر صاحب ابن سردار احمد صاحب دیوان۔ ☆ رشید احمد صاحب دارالرحمت دیوان۔ ☆ محمد یوسف صاحب مال خرچ۔ ☆ رشید احمد صاحب پہریدار امور عامہ۔ ☆ محمد اشرف صاحب بنگالی انسپکٹر مال آمد۔ ☆ ذوالفقار صاحب ملی خزانہ۔ ☆ حافظ لطف الرحمان صاحب تعلیم۔ ☆ فرح ادیبہ صاحبہ مریم سکول گھٹیالیاں۔ ☆ رفیق احمد صاحب۔ تشخیص جائیداد۔ ☆ ڈاکٹر مبشر احمد صاحب شرما فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ مبارک احمد صاحب خرم دفتر بہشتی مقبرہ۔ ☆ راجہ عبدالرحیم صاحب دفتر بہشتی مقبرہ۔ ☆ سلیم اللہ صاحب معلم اصلاح وارشاد۔ ☆ راجہ خورشید صاحب منیر مربی سلسلہ۔ ☆ فاروق احمد صاحب مربی سلسلہ۔ ☆ بشیر الدین صاحب محمود مربی سلسلہ۔ ☆ نصیر احمد صاحب بھٹی دارالضیافت۔ ☆ سلطان محمد خادم صاحب دارالضیافت۔ ☆ برکات احمد صاحب ڈرائیور دارالضیافت۔ ☆ احمد بخش صاحب دارالضیافت۔ ☆ محمد نواز صاحب دارالضیافت۔ ☆ محمد یاسین صاحب دارالضیافت۔ ☆ محمد سلیم صاحب دارالضیافت۔ ☆ طاہر احمد ظفر صاحب دارالضیافت۔ ☆ مقصود احمد صاحب دارالضیافت۔ ☆ بدر منیر احمد صاحب دارالضیافت۔ ☆ محمد جمیل احمد صاحب دارالضیافت۔ ☆ مقصود احمد صاحب باجوہ دارالضیافت۔ ☆ محمد بوٹا صاحب نظارت علیاء۔ ☆ طاہر عدنان صاحب نظارت علیاء۔ ☆ مختار احمد صاحب نظارت علیاء۔ ☆ داؤد احمد صاحب صدیقی الفضل۔ ☆ لیاقت علی صاحب ڈرائیور فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ مجیدہ اختر صاحبہ سٹاف نرس فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ بشریٰ بیگم صاحبہ سٹاف نرس فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ ڈاکٹر صلاح الدین صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ ڈاکٹر اظہر جاوید صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ مسرت بٹ صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ جاوید احمد خان صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ ڈاکٹر عطاء الرحمان صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ بشارت سلطانہ صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ محمد سعید صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ طیبہ کوثر صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ ڈاکٹر طاہرہ تبسم صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ ساجدہ قیوم صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ سیدہ فہمیدہ صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ سعیدہ بیگم صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ روبینہ رشید صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ رشید احمد صاحب چوکیدار فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ برکت مسیح صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ عبدالمجید صاحب چوکیدار فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ رفیع الدین صاحب رحمان فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ ڈاکٹر نوید صاحب رجسٹرار فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ رانا منور احمد صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ وحید احمد قمر صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ آمنہ منیر صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ مقصود احمد صاحب مجید فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ افتخار احمد صاحب مددگار فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ حفیظہ بی بی صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ کوثر پروین صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ لطف الرحمان صاحب شاکر فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ فرحت یوسف صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ رضیہ سلطانہ صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ جاوید اختر صاحب فارماسسٹ فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ مختار احمد صاحب فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ عبدالرشید صاحب غوری ٹی۔ آئی کالج۔ ☆ لطف المنان صاحب ٹی۔ آئی کالج۔ ☆ نصیر احمد بشیر صاحب ٹی آئی کالج۔ ☆ کنور ادریس صاحب ٹی۔ آئی کالج ☆ سید مظفر حسین شاہ صاحب ٹی آئی کالج۔ ☆ محمود احمد صاحب ٹی آئی کالج۔ ☆ عبدالرحمان صاحب ٹی آئی کالج۔ ☆ رانا عبدالرحمان صاحب ٹی آئی کالج۔ ☆ چوہدری عبدالسمیع صاحب ٹی آئی کالج۔ ☆ امتہ الرحمان صاحبہ ہیڈ مسٹرس نصرت گرلز سکول۔ ☆ پروفیسر یحییٰ بن عیسیٰ صاحب ٹی آئی کالج۔ ☆ محمد حنیف صاحب دارالضیافت۔ ☆ ملک حفیظ الرحمان صاحب۔ ☆ ڈاکٹر عزیز احمد صاحب۔ ☆ ضیاء الدین صاحب۔ ☆ مبارک احمد جمیل صاحب۔ ☆ محمد ارشد صاحب ٹی۔ آئی۔ کالج۔ ☆ رشید احمد صاحب۔ ☆ محمد ظفر اللہ صاحب۔ ☆ ذکیہ عطاء صاحبہ نصرت کالج۔ ☆ محمودہ عصمت صاحبہ نصرت کالج۔ ☆ صفیہ یاسمین صاحبہ جامعہ نصرت۔ ☆ نصرت دین صاحبہ جامعہ نصرت۔ ☆ رفیعہ بیگم صاحبہ جامعہ نصرت۔ ☆ سیدۃ العزیز صاحبہ جامعہ نصرت۔ ☆ مبارک احمد صاحب کلرک جامعہ نصرت۔ ☆ میاں لطف الرحمان صاحب۔ ☆ عائشہ بیگم صاحبہ۔ ☆ ارباب علی صاحب ☆ نوز احمد صاحب۔ ☆ حمید احمد صاحب مال آمد۔ ☆ مکرم ڈاکٹر صبیحہ جاوید صاحبہ۔ ☆ مبارک احمد صاحب اشاعت۔ ☆ عبدالقادر صاحب معلم۔ ☆ نعمت اللہ صاحب دارالضیافت۔ ☆ طارق محمود دارالضیافت ☆ ڈاکٹر مبشر احمد صاحب شرما فضل عمر ہسپتال ربوہ۔ ☆ نصرت دین صاحبہ جامعہ نصرت ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں
قومی اخبارات سے

ربوہ : 15 اپریل- 1998ء
موسم : گرمی میں اضافہ ہو رہا ہے
درجہ حرارت کم از کم 21 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 33 درجے سنٹی گریڈ

عالمی خبریں

اقوام متحدہ کے ادارے "انٹرنیشنل اٹامک انرجی ایجنسی" نے عراق کو ایٹمی ہتھیاروں سے پاک ملک قرار دے دیا ہے۔ ادارہ نے سلامتی کونسل میں اپنی رپورٹ پیش کردی ہے جس میں کہا گیا ہے۔ کہ عراق کے پاس ایٹمی ہتھیار نہیں ہیں اور نہ وہ کسی قسم کے غیر روایتی ہتھیار تیار کر رہا ہے۔ عراق سے کوئی خفیہ مادہ یا ایٹمی سامان بھی نہیں ملا۔ عراق نے معائنہ کمیشن سے مکمل تعاون کیا ہے۔ مشکوک عمارتوں سے بھی کچھ نہیں ملا۔ ادارہ کی دو ٹوک رپورٹ نے سلامتی کونسل میں امریکہ کے مقابلے میں روس اور چین کی پوزیشن مضبوط کردی ہے۔

امریکہ نے کہا ہے کہ عراق جارح ملک ہے۔ اگر آئی ایم ایف نے عراق کو امداد دی تو ہم فنڈز روک لیں گے۔

عراق نے مطالبہ کیا ہے کہ امریکہ کے خفیہ ایجنٹ اقوام متحدہ کا نمائندہ بن کر عراق کے خلاف بے بنیاد پروپیگنڈہ کر رہے ہیں۔ عالمی برادری ان غلط باتوں کا نوٹس لے۔

امریکی صدر کلنٹن اس سال جنوبی ایشیا کا دورہ کریں گے۔ اس دوران بنگلہ دیش کا بھی مختصر دورہ کریں گے۔

روانڈا کا گورنر قاتلانہ حملہ میں شدید زخمی ہو گیا ہے۔ جبکہ فائرنگ سے گورنر کا ڈرائیور اور 4 ساتھی ہلاک ہو گئے ہیں۔ روانڈا میں ایک ہفتے کے دوران مزید 130 افراد کو قتل کر دیا گیا۔ فوج نے بھی 20 باغیوں کو ہلاک کر دیا ہے۔

60 نوبل انعام یافتہ افراد نے مطالبہ کیا ہے کہ الجزائر میں شہریوں کا قتل عام بند کرایا جائے۔

مقبوضہ کشمیر میں جھڑپوں کے دوران ایک مجاہد شہید اور 4 بھارتی فوجی ہلاک ہو گئے ہیں۔

روس میں وزیر اعظم کی نامزدگی کا بحران سنگین ہو گیا ہے۔ روسی کمیونسٹ پارٹی نے کہا ہے۔ کہ صدر یلسن خواہ کچھ کہیں 'کچھ کریں' پارلیمنٹ توڑ دیں۔ ان کا نامزد وزیر اعظم منظور نہیں۔ کمیونسٹوں کے جواب میں صدر یلسن نے کہا ہے کہ میں نے سرگی کریانکو کو دوبارہ وزیر اعظم نامزد کر دیا ہے۔ میں نے کوئی دوسرا وزیر اعظم نامزد نہیں کرنا۔ مخالف جو چاہیں کریں۔ فیصلہ سب کے سامنے ہے۔

بلغاریہ کی ایک معمر ترین مسلمان خاتون نے 119 سالگرہ منائی ہے۔

بی بی سی نے ایلیٹ فورس کے بارے میں ایک رپورٹ میں کہا ہے کہ ایلیٹ فورس کا اصل امتحان محرم میں ہو گا۔

بھارت کے بڑی اپوزیشن پارٹی کانگرس نے کہا ہے کہ بی جے پی حکومت موقع دیکھتے ہی تاریخی بابری مسجد کی جگہ رام مندر بنائے گی۔ کیونکہ بھارتیہ جنتا پارٹی اپنا اصل ایجنڈا فراموش نہیں کر سکتی۔

آزاد کشمیر کے وزیر بحالیات و امور منگلا ڈیم کو جعلی مہاجر ثابت ہونے پر آزاد کشمیر ہائی کورٹ نے نااہل قرار دے دیا ہے۔ اور الیکشن میں کامیابی کا نوٹیفکیشن منسوخ کر دیا ہے۔

بھارتی ٹی وی پر شراب کے اشتہارات کی نمائش پر پابندی کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

ملکی خبریں

عدالتی نظام پر وزیر اعظم نے سخت عدم اطمینان کا اظہار کیا ہے۔ خدمت کمیٹیوں کی حلف برداری کی تقریب سے انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ فوری طور پر مجرموں کو کیفر کردار تک پہنچایا جائے۔ مجرموں کو پکڑنے کے باوجود سزاؤں میں تاخیر کیوں ہو رہی ہے۔ عدالتیں فیصلے کیوں نہیں سناتیں۔

سیمنٹ کی قیمتوں میں فیکٹریوں نے ایک بار پھر اضافہ کر دیا ہے۔ گذشتہ دو ماہ میں فی بوری قیمت میں نوے روپے کا اضافہ ہوا تھا اب فی بوری کی قیمت میں مزید دس روپے کا اضافہ کر دیا گیا ہے۔

کابینہ کی اقتصادی رابطہ کمیٹی نے کہا ہے کہ سیمنٹ کی قیمتوں میں اضافہ بلاجواز ہے۔ سیمنٹ کی پیداوار ملکی ضروریات سے زیادہ ہے۔ قلت کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

محترمہ بے نظیر بھٹو ہیلی کاپٹروں کی خریداری کے کیس میں پبلک اکاؤنٹس کمیٹی کے سامنے پیش نہیں ہوں گی۔ قومی اسمبلی میں ڈپٹی اپوزیشن لیڈر سید خورشید حسن شاہ نے پریس کانفرنس میں اعلان کیا کہ اکاؤنٹس کمیٹی محترمہ بے نظیر بھٹو کو گواہ کے طور پر بلا سکتی ہے۔ لیکن خبروں سے یہ تاثر مل رہا ہے کہ جیسے وہ ملزمہ ہوں۔

احتساب بیورو کے چیئرمین سینٹر سیف الرحمان نے کہا نگران دور حکومت میں بہت شہادتیں ضائع کر دی گئیں۔ اب بڑی محنت سے بے نظیر اور زرداری کے کرپشن کے ثبوت نکالے ہیں۔ لیکن فیصلے نہ ہونے سے احتساب کا ایک سال ضائع ہو گیا ہے۔

ایم کیو ایم سے تنازعات کے حل کے لئے وفاقی وزیر پٹرولیم چوہدری نثار علی خان ایم کیو ایم کے قائد الطاف حسین سے مذاکرات کے لئے لندن چلے گئے ہیں۔ وزیر اعظم نواز شریف کا خصوصی پیغام بھی ایم کیو ایم کے قائد کو پہنچائیں گے۔ حکومتی ذرائع نے یہ موقف ظاہر کیا ہے کہ حکومت ایم کیو ایم کے غلط مطالبے تسلیم نہیں کرے گی۔

وفاقی وزیر محنت شیخ رشید نے خدمت کمیٹیوں میں بدنام افراد کی شمولیت کے بارے میں کہا کہ 5' 10 فیصد اوپر نیچے ہو جاتا ہے۔ مگر اس میں تصحیح بھی ہو سکتی ہے۔ مسلم لیگ کے پاس ورکروں کی بڑی تعداد ہے۔ آخر انہیں اکاموڈیٹ کرنا ہے۔

لاہور ہائی کورٹ نے حکم جاری کیا ہے کہ حکومت مسلم کمرشل بنک کے سابق سربراہ حسین لوائی کو پاکستان لانے کے لئے مستقل یا عارضی پاسپورٹ فراہم کرے اور حسین لوائی اگلے پیر کو ہر صورت میں پیش ہوں۔

جمعیت علماء پاکستان ((ن) کے سربراہ عبدالستار خان نیازی نے کہا ہے کہ حکومت غیر شرعی ہے بے نظیر بھٹو نفاذ شریعت کی حمایت کریں تو ان سے تعاون کریں گے۔

پانچویں خانہ و مردم شماری کے نتائج کا اعلان جون میں کر دیا جائے گا۔ امریکہ۔ برطانیہ۔ کینیڈا۔ فرانس۔ سعودی عرب اور کویت سمیت دنیا بھر میں مقیم پاکستانیوں کی مردم شماری جون 1998ء کے بعد ہوگی۔ مردم شماری کمیشن یہ کام دنیا بھر میں قائم پاکستان کے سفارت خانوں کی مدد سے مکمل کرے گا۔

حکومت پاکستان نے خارجہ پالیسی کے حوالے سے بعض اہم ترین ممالک میں سفارتی مشنوں کے عملہ میں ڈاؤن سائزنگ اور بعض کم اہم ملکوں میں 22 سفارتی مشن بند کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ امریکہ۔ برطانیہ۔ جاپان۔ بھارت۔ سعودی عرب۔ کینیڈا۔ اور ناروے سے غیر ضروری عملہ کو واپس بلا لیا جائے گا۔ جنوبی افریقہ۔ ہنگری اور جنوبی کوریا سمیت بعض دیگر ممالک میں سفارت خانے بند کر دیئے جائیں گے۔

ملک کے نامور سائنسدان ڈاکٹر عبدالقدیر خان نے سائنس کے بجٹ میں اضافہ کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ اور کہا ہے کہ علاقائی تناظر میں 28 کروڑ روپے سالانہ رقم ناکافی ہے۔

پنجاب میں 167 فرضی سکول اور 22 کروڑ کے گھپلے پکڑے گئے ہیں۔ ایجوکیشن ٹاسک فورس کے سربراہ مسعود نے انکشاف کرتے ہوئے کہا کہ مختلف علاقوں میں 252 جعلی اساتذہ کا سراغ بھی مل گیا ہے۔

پولیس کے خلاف عوام میں نفرت حد سے زیادہ ہے۔ ایک خصوصی ریڈیو رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ موبائل ٹیمیں معزز شہریوں کو تنگ کرنے پر وقت ضائع کرتی ہیں۔ شناختی کارڈ گم ہونے کی صورت میں رپورٹ 500 روپے میں درج ہوتی ہے۔ سفارش کے بغیر کام ناممکن ہے میاں بیوی کو روک کر پولیس اصرار کرتی ہے کہ اپنا رشتہ ثابت کرو۔ واردات کے گواہوں سے مجرموں جیسا سلوک ہوتا ہے۔

ضرورت اساتذہ
کریسنٹ گریمر اسکول ربوہ میں B.A./Bsc. M.A./Msc. مرد اور خواتین اساتذہ کی ضرورت ہے۔ خواہش مند افراد آفس سے رابطہ کریں

میٹرک کے امتحانات سے فارغ ہونیوالے طلباء و طالبات کے لئے
2 ماہ کے خصوصی ابتدائی
کمپیوٹر ٹریننگ کورس میں داخلہ جاری ہے
(صبح طالبات ★ شام طلباء)
ABACUS
ابیکس کمپیوٹر اکیڈمی
لنک سابھی وال روڈ ناصر آباد غربی ربوہ
920

★ ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز
میاں انوار احمد
گولڈ سمتھ
نزد الائیڈ بنک
اکرام مارکیٹ
اقصیٰ روڈ
ربوہ
213100

ہر قسم کے لیڈیز اور جینٹس کپڑے کیلئے نیز اعلیٰ معیار کے جاپانی سوٹ ہر کلر میں اور ٹرپل جارجٹ کے برقعے ہر کلر میں خریدنے کیلئے تشریف لائیں۔
ستارہ کلاتھ ہاؤس
عقب بانو بازار (دار البرکات) ربوہ